| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اذان سے پہلے الصلوۃ والسلام

اور

آستانہ عالیہ مرولہ شریف پیر صاحبزادہ غلام نظام الدین مرولوی کا ارشاد

ساجد خان حنفی

قارئین کرام! آستانہ مرولہ کا شمار بریلوی مسلک والوں کے ہاں ایک نمایاں مقام رکھتا ہے اس آستانہ کے بانی "خواجہ معظم الدین صاحب" کو بریلوی اپنا شیخ المشائخ مانتے ہیں۔ ان کے تفصیلی حالات عبدالحکیم شرف قادری نے اپنی کتاب "تذکرہ اکابر اہلسنت" کے صفحہ ۵۲۵ پر ذکر کئے ہیں۔ حکیم صاحب اس خانقاہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ ایک صدی سے رشد وہدایت کا مرکز ہے۔ (تذکرہ اکابر اہلسنت ص ۵۲۶)۔ خواجہ معظم الدین صاحب کے پڑپوتے خواجہ غلام نظام الدین صاحب نے اس خانقاہ کے سو سال پورے ہونے پر خانقاہ کے اکابرین اور خواجہ معظم الدین صاحب کے حالات پر ایک کتاب "ھوالمعظم" کے نام سے لکھی۔ اس کتاب میں وہ اذان سے پہلے صلوۃ سلام پڑھنے اور بریلوی حضرات کے غلو کے بارے میں کیا فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

یہ حوالہ منصف مزاج بریلوی حضرات کیلئے یقیناً قابل غور ہے۔

خانقاہِ معظّمیہ کا صد سالہ عہدِ رُوحانیت

ھُوالمعظّم

تالیف

صاحبزادہ غلام نظام الدّین، مرولوی

اسلامک بک فاؤنڈیشن

۲۴۹ این۔ سمن آباد۔ لاہور

۴

سلسلۂ مطبوعات نمبر ۴

ناشر ———— اسلامک بک فاؤنڈیشن - لاہور
طابع ———— مکتبہ جدید پریس لاہور
خطاطی ———— محمد عبدالرحمن سعیدی معظمی
تقسیم کار ———— المعارف گنج بخش روڈ - لاہور
سال اشاعت ———— ۱۳۹۹ھ ۱۹۷۹ء
تعداد ———— ایک ہزار
قیمت ———— روپے
مجلد روپے

بسعی و اہتمام:

محمد ارشد قریشی القادری
ایم اے (اقتصادیات) ایم اے (علوم اسلامیہ)
اعزازی ڈائریکٹر، اسلامک بک فاؤنڈیشن
۲۴۹-این سمن آباد - لاہور ○ فون ۴۱۵۲۴۰

واحد تقسیم کار: "المعارف" گنج بخش روڈ، لاہور

عمارتوں اور حتیٰ کہ کلفی والی ریڑھیوں پر بھی یا اللہ، یا محمد ہی لکھا ہوا ملے گا۔

میرے والد صاحب قبلہ نے ایک عارفانہ نکتہ پیدا کیا۔ فرمایا کہ ـــــ یا محمد میں لفظِ یا ندائیہ ہے۔ اگر مقصود حصولِ برکت و سعادت ہے تو اس کے لیے اسمِ پاک ہی بہت کافی ہے۔ ندا کے بعد، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ اپنی طرف مائل کرا کے پھر کوئی درخواست پیش نہ کرنا سوءِ ادبی ہے۔

مزید برآں

بریلوی حضرات نے ہر اذان سے متصل پہلے یا بعد میں صلوٰۃ وسلام کا اضافہ کر دیا ہے۔ جس طرح آج معاشرے میں نہ خالص دودھ ملتا ہے، نہ خالص گھی، اسی طرح خالص اذان سے بھی ہم گئے۔

مطالعہ کی کمی کی وجہ سے میرے پاس کوئی تاریخی ثبوت نہیں ہے، البتہ قیاس غالب ہے کہ شیعہ حضرات نے بھی شروع شروع میں اذان کے بعد، حضرت شیرِ خدا کی منقبت میں چند جملوں کا اضافہ کیا ہوگا، جو بعد میں رفتہ رفتہ مُروّج ہو کر اُن کی اذان کا مستقل حصّہ قرار پائے۔

اب بریلوی حضرات جس اذان کو رواج دینے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں، اس پر ذرا غور فرمائیں! اِس دور میں جو بچے پیدا ہوں گے، آگے چل کر وہ اِن صلوٰۃ وسلام والے اضافی جملوں کو اذان کا لازمی حصہ سمجھیں گے۔ ادھر دوسرے لوگ کہیں گے کہ حضرت بلال تو یہ اذان نہیں کہتے تھے۔

بریلوی صاحبان عام طور سے خود کو پیر پرست ظاہر کرتے ہیں اور اولیاء اللہ کی خانقاہوں کا دفاع وہ اپنے ذمے لیتے ہیں ۔سیال شریف آج تک وہی اذان ہوتی ہے جو حضرت بلال کے نام منسوب ہے ۔ ۱۷ رمضان ۱۳۹۵ھ بروز منگل ، میں سیال شریف حاضر تھا ۔ظہر اور عصر کی نماز باجماعت ادا کرنے کی سعادت مجھے حاصل ہوئی ۔ دونوں وقت میں نے آستان شریف پر بلالی اذان ہی سُنی ۔

بریلویوں کی اِس ہٹ دھرمی کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ دونوں گروہوں میں ذہنی منافرت بڑھتی جائے گی ۔ حالانکہ ٹھنڈے دل سے سوچیں تو بنیادی عقاید دونوں گروہوں کے ایک ہی ہیں ۔ میرے ذاتی خیال میں بریلوی حضرات ناموسِ مصطفٰے کی توقیر نہیں کر رہے بلکہ رسُول کی محبت کی بجائے دیوبندیوں کے خلاف فرقہ دارانہ تعصّب کی پرورش پر زیادہ کوشش و محنت سے کام کر رہے ہیں ۔ اس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ مذہب میں ایک داخلی انتشار کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے ؟ لہذا ، اذان کے معاملے میں بریلویوں کے اِس تصرّف کی نہ ہم تحسین کرتے ہیں اور نہ ہی تائید ۔

دیوبندی سنی ہیں

اپنی اپنی برّیت

دیوبندی اور بریلوی دونوں سُنّی اور حَنَفی ہیں ۔ پھر دونوں طبقے ایک دوسرے کے خلاف بھی ہیں اور دونوں میں سے ہر ایک طبقہ انتشار پھیلانے کے اِلزام سے خود کو بری الذّمہ بھی قرار دیتا ہے ۔

دیوبندی کہتے ہیں کہ ــــــــ اہلِ سُنّت وجماعت بنیادی طور پر ہم ہیں